السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا مزدلفہ کی رات سورج نکلنے سے پہلے جمرات کو کنکریاں مارلینا درست ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

مزدلفہ سے منیٰ کی طرف فجر کی نماز پڑھ کر طلوعِ آفتاب سے پہلے پہلے روانہ ہوجانا سنت ہے۔ طلوعِ آفتاب کے بعد چلنا زمانہ جاہلیت کے لوگوں کا طریقہ تھا۔

خواتین اور دیگر معذور افراد کو اجازت ہے کہ وہ تھوڑی دیر مزدلفہ میں ٹھہریں اور پھر منیٰ کی طرف روانہ ہوجائیں، وہ لوگ جو خواتین اور دیگر معذوروں کے ساتھ ہوتے ہیں انہیں پہلے روانہ ہوجانے کی اجازت ہے۔ یہ سب لوگ اگر رات کو ہی منیٰ پہنچ کر کنکریاں مارلیں تو ان کی رمی درست ہوگی۔

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اپنے گھر کے کمزور افراد کو پہلے ہی بھیج دیا کرتے تھے اور وہ رات ہی کو مزدلفہ میں مشعر الحرام کے پاس آکر ٹھہرتے اور اپنی استطاعت کے مطابق اللہ کا ذکر کرتے۔ پھر امام کے ٹھہرنے اور لوٹنے سے پہلے ہی (منیٰ) آجاتے تھے۔ بعض تو فجر کی نماز کے وقت منیٰ پہنچتے اور بعض اس کے بعد۔ جب وہ منیٰ پہنچتے تو کنکریاں مارتے۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سب لوگوں کے لیے یہ اجازت دی ہے۔

(بخاري، الحج، من قدم ضعفة اهله بليل۔۔۔، ح: 1676)

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

(میں ان لوگوں میں سے تھا جنہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے گھر کے کمزور افراد کے ساتھ مزدلفہ کی رات ہی میں منیٰ میں بھیج دیا تھا۔ ''(ایضا، ح: 1678''

اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا بھی رات کو کنکریاں مار کر واپس آگئی تھیں۔ اس سلسلے میں صحیح بخاری کے مذکور بالا باب میں رمت الجمرة کے الفاظ موجود ہیں۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ افکارِ اسلامی

حج بیت اللہ کے احکام ومسائل، صفحہ: 488

محدث فتویٰ